"بابائے اُردو جدید تنقید کے بانی" ریاض الحسن، خاصے اہم اور دل چسپ مقالات ہیں، البتہ قومی زبان کے خاص نمبر میں اشاریۂ عبدالحق مرتبۂ ابن حسن قیصر و زاہدہ خاتون جو ۱۳۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور جو واقعی بڑی محنت اور تلاش سے مرتب کیا گیا ہے بڑے کام کی چیز ہے، اس میں مولوی صاحب کی تحقیقات و تالیفات، تراجم، مرتّبہ کتابیں، مقدمات، خطبات، تبصرے نوٹ، تقریریں، مقالات، غرض کہ مرحوم کی چھوٹی بڑی، معمولی اور غیر معمولی ہر قلمی یادگار کے بارے میں مکمل نشان دہی کی گئی ہے کہ یہ کب اور کس جگہ شائع ہوئی ہے، اِس اشاریہ کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ایک شخص جو ایک بڑے دفتر کا انچارج بھی ہو اور ایک تحریک کا بانی ہونے کی حیثیت سے ہر وقت رواں دواں بھی وہ کس طرح تحقیقی مطالعہ کے ساتھ اس کثرت سے کتابیں تصنیف اور مقالات تحریر کر سکتا ہے، اور پھر لطف یہ کہ ہر تحریر میں تازگی، بیساختگی، اور اُپج یکساں پائی جاتی ہے، اور کہیں یہ محسوس نہیں ہوتا ہے کہ مسافرِ قلم آبلہ پائی کا شکار ہو گیا ہے۔

مثنوی حضرت بُوعلی شاہ قلندر: مترجم از محمد مسلم احمد صاحب نظامی' ایم، اے، تقطیع خورد، ضخامت ۷۴ صفحات، کتابت و طباعت بہتر، قیمت مجلّد ایک روپیہ۔

پتہ:- کتب خانہ نذیریہ اُردو بازار دہلی۔

حضرت بوعلی شاہ قلندر جن کا مزار پانی پت میں مرجعِ عوام و خواص ہے' اکابر اولیا و صوفیائے وقت میں سے تھے، آپ پر جذب و مستی کی کیفیات کا غلبہ اکثر رہتا تھا، اسی عالم میں جو اشعار آپ کی زبان سے نکلتے تھے وہ بھی سوز و گدازِ قلب و جگر برشتگی کے آئینہ دار ہوتے تھے، چنانچہ اس مثنوی میں بھی جو وحدت وجود، فنا، تذکیۂ نفس' عشق کے صفات و کمالات اور جذب و بیخودی کے مضامین پر مشتمل ہے، سرمستی و سرشاری کی کیفیت پائی جاتی ہے، اور آنکھوں کے سامنے ایک سماں بندھ جاتا ہے، مگر افسوس کہ ترجمہ سلیس و شگفتہ نہیں ہے، جو لوگ فارسی کا ذوق رکھتے ہیں' انہیں اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔